بسم اللہ الرحمن الرحیم

کربلا کا ولائی تصور

سلسلہ وار کوئز مقابلہ 2

(عزاداری یعنی کیا؟ عزاداری یعنی کیوں؟ عزاداری یعنی کیسے؟)

ایک اور موقع ہر عزادار کے لئے۔۔۔

- مقصد کربلا کو سمجھنے کا
- اپنی کربلائی عقیدت کے اظہار کا
- مطالب کربلا پر غور و فکر کرنے کا
- الٰہی تفکرات کو عام کرنے کا

مظلومِ کربلا کے غم میں رونے اور عزاداری برپا کرنے نیز آپؑ پر گریہ کرنے کے اثرات اور اس کے ثواب پر ایک نظر

اس پروگرام میں ہر حسینیؑ کو دعوت دی جاتی ہے کہ وہ سید الشہداء علیہ السلام کے افکار کو سمجھتے ہوئے مقصد امام تک رسائی حاصل کرے تو آیئے۔۔۔آج ہم بھی اس پروگرام میں شامل ہوکر ان پیمبران عاشورہ میں شامل ہونے کی کوشش کریں اور انقلابِ عاشوراء کو حقیقی معنوں میں درک کریں، واقعہ کربلا پر غور کریں اور پیغام کربلا کو دوسروں تک پہچائیں۔

المہدی ایجوکیشنل سو سائٹی (جعفر طیار)

www.almehdies.com | almehdies@gmail.com | 0345 3182866 | **0336 2534354** | **0313 2426994**

House No # C2 Survay No # 640, Jaffar-e-Tayyar Malir Karachi

سوالنامہ کو مبلغ **۲۰** روپے کے ساتھ جمع کرائیں۔

کربلا کا ولائی تصور

سلسلہ وار کوئز مقابلہ 2

(عزاداری یعنی کیا؟ عزاداری یعنی کیوں؟ عزاداری یعنی کیسے؟)

نام			
ولدیت / شوہر			
عمر		جنس	
تعلیمی قابلیت			
مکمل پتہ			
ای میل ایڈریس			
فون نمبر			

اگر آپ ہماری SMS سروس کے ممبر بننا چاہتے ہیں تو یہاں پر نشان لگائی۔ ☐

سوال نمبر	جوابات الف	ب	ج	سوال نمبر	جوابات الف	ب	ج
۱				۱۳			
۲				۱۴			
۳				۱۵			
۴				۱۶			
۵				۱۷			
۶				۱۸			
۷				۱۹			
۸				۲۰			
۹				۲۱			
۱۰				۲۲			
۱۱				۲۳			
۱۲				۲۴			

آپ کے خیال میں کونسے موضوعات کا جاننا زیادہ ضروری ہے؟ (Optional) ____________

بسم ۔۔۔۔

کربلا اور عاشوراء سے محبانِ اہلبیت علیہم السلام کی وابستگی سب سے زیادہ ہے کہ زندگی کا ایک بہت بڑا حصہ کربلا سے ہی تعلق رکھتا ہے۔سال کے کم از کم سوا دو مہینے تک مسلسل کربلا والوں کو یاد کرنا،اس کے علاوہ موت،سوئم،چہلم میں اکثر تذکرہ کربلا کا ہی ہوتا ہے۔شیر مادر میں غم حسینؑ کی آمیزش سے لے کر کفن میں خاک شفا لے جانے تک کربلا ہی ہے۔

ایک ایسا موضوع جس نے ہماری زندگیوں پر اتنا احاطہ کیا ہوا ہو،اس کی معرفت کا کیا عالم ہونا چاہیئے؟!اس کا اندازہ ہر ذی شعور بہ آسانی کر سکتا ہے لیکن افسوس صد افسوس! وہ معرفت اور وہ مقام جو ہماری زندگی میں کربلا کو حاصل ہونا چاہیئے تھا وہ نہ ہو سکا۔

اس حقیقت سے انکار ناممکن ہے کہ اہلبیت اور خصوصاً سید الشہداء علیہ السلام پر اشک بہانا،مصائب بیان کرنا اور انقلابِ عاشوراء کی عظمت کو دل میں بسانا ہی تاریخ کے ہر دور میں اور آج بھی تشیع کی بقاء کا راز رہا ہے۔امامِ مظلومؑ کے لئے اشک بہانے اور عزاداری کرنے کا مقابلہ کسی بھی دوسرے آنسوؤں سے نہیں کیا جا سکتا۔

سید الشہداءؑ پر گریہ،ایک محبّ اہلبیتؑ کی دنیوی اور اُخروی زندگی پر نیز اس کے جسم و روح پر بہت گہرے اثرات مرتب کرتا ہے۔ اس مختصر مقالے میں ہم بعض کتابوں سے استفادہ کرتے ہوئے اس موضوع پر سرسری نظر ڈالیں گے نیز رواياتِ معصومین سے بھی استفادہ کریں گے۔

اشک و گریہ کا معنی:

وہ پاک و شفاف پانی جو ترحم،سوزشِ دل یا اشتیاق کے عالم میں آنکھوں سے نکلتا ہے اسے اشک،آنسو یا عبرہ اور دمع (عربی میں) کہتے ہیں اور اس عمل کا نام گریہ و بکاء ہے۔

گریہ یا اشک کی مختلف قسمیں ہیں: خوف کے عالم میں گریہ،اشکِ شوق،اشکِ محبت،گریۂ ترحم،خلافِ مزاج کام پر گریہ، اشکِ حسرت،اشکِ ندامت،تھکن اور غم کے آنسو،فراق و جدائی کے آنسو،فریبی گریہ،ظاہری گریہ (آنسوؤں کے بغیر) اور مصیبت پر گریہ۔

وہ سانحہ جس کی خبر سرورِ انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسین علیہ السلام کے دنیا میں آتے ہی سنا دی ہو، وہ گریہ جس کی سنت اللہ کے آخری رسولؐ نے حسینؑ کو آغوش میں لیتے ہی ڈال دی ہو اور وہ قتل حسینؑ جس کو آپؐ نے مومنوں کے دلوں میں ابد تک ٹھنڈی نہ ہونے والی حرارت قرار دے کر غم حسینؑ منانے کو قیامت تک ضروری قرار دے دیا ہو...... اِس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ کربلا ایک تحرّک کا نام ہے،کمال کی جانب پیش قدمی ہے اور اجتماعی زندگی میں کربلا مظلومیت کے لئے صبر کی جھوٹی تفسیر نہیں بلکہ ظلم کے خرمن میں آگ کی چنگاری ہے،کربلا بے عدل و داد ایوانوں میں خاموشی کا نام نہیں بلکہ آوازِ حق بلند کرنے اور حق لے لینے کا نام ہے،کربلا ظلم و زبردستی کو سہنے کا نام نہیں بلکہ ظالم کی کلائی مروڑنے کا نام ہے،کربلا صرف ایک قتل گاہ ہی نہیں کہ جس پر احساساتی گریہ ہوتا رہے اور بس! بلکہ ایک درس گاہ بھی ہے کہ جس میں اصحاب حسین علیہ السلام کی وفاداری معرفت کے ہزار ہا در وَا کیے ہوئے ہے۔کربلا تاریخ کا ایک واقعہ ہی نہیں بلکہ عبرت گاہ بھی ہے کہ جہاں اصحاب کوفہ کی بے وفائی عبرت بن کر سچے راہیٔ کربلا کو حق سے متصل رکھتی ہے۔

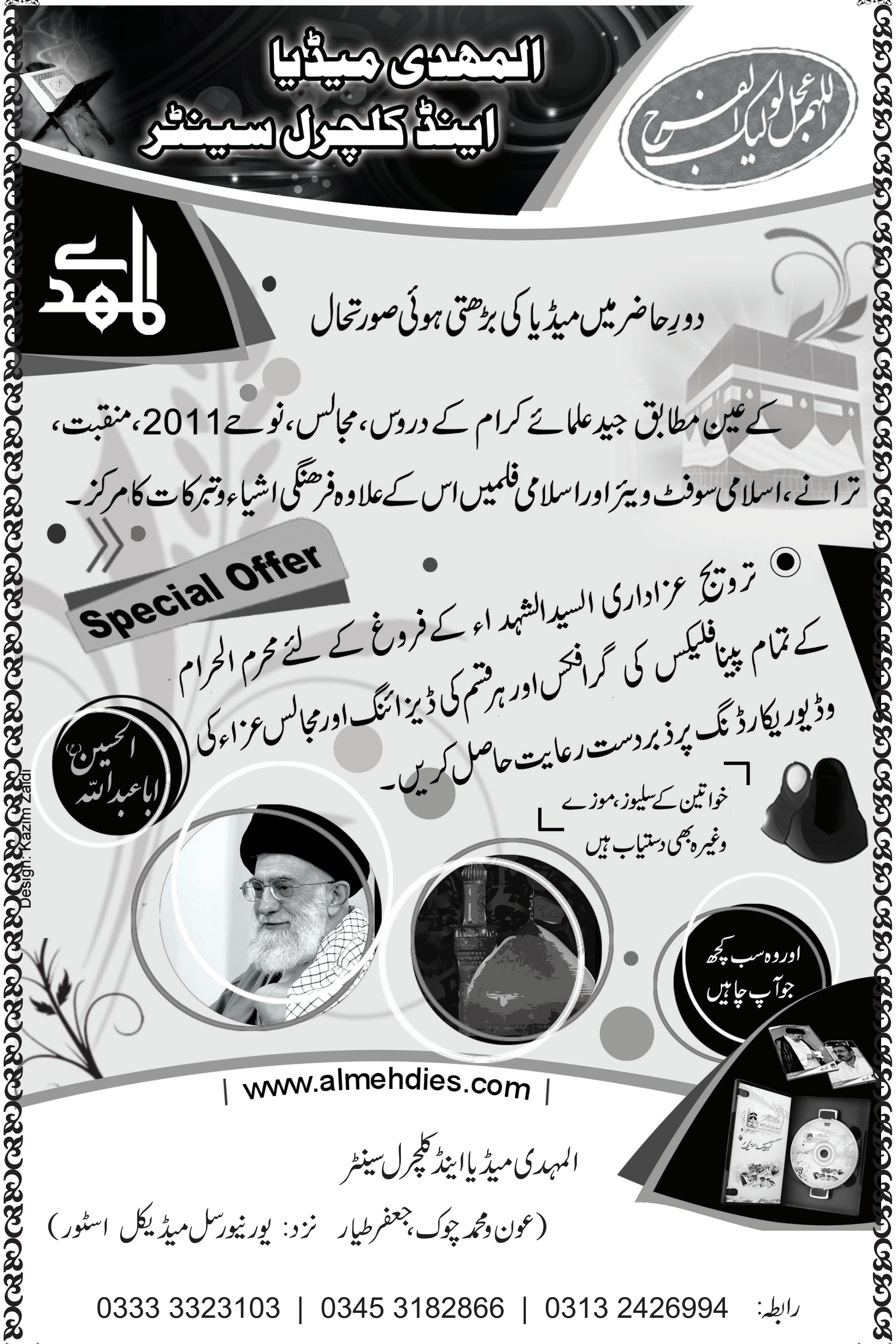

ہاں! کربلا کتب مقاتل کی ایک خاموش داستان نہیں بلکہ ایک متحرک زندگی کا نام ہے، ایک طرزِ حیات کا اشارہ ہے.... یعنی کربلائی زندگی اور عاشورائی حیات۔

یہ زندگی کس کو حاصل ہوتی ہے؟! کون اس زندگی کا حامل ہوسکتا ہے؟!

حسین علیہ السلام کا غم منانے والا ہر شخص .....! کربلا کی مصیبت پر صرف اشک بہانے والا ہر فرد.....! اہل بیت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کرنے والا ہر انسان......! آلِ رسول کو ولایت کا اصل حقدار سمجھنے والا ہر فداکار.......! یا کوئی اور.......؟

کربلا کو دیکھنے کے مختلف انداز اور اس کو سمجھنے کی مختلف سطوح ہیں۔ عاشورہ بینی کے مختلف شعور پائے جاتے ہیں۔

1۔ **شعورِ انسانی:** فطرتِ انسان یہ ہے کہ کسی بھی دردناک منظر کو دیکھ کر یا سن کر وہ غمگین ہوجاتا ہے اور آنسو بہاتا ہے۔

2۔ **شعورِ اسلامی:** ایک مسلمان اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاندان سے اُنسیت رکھتا ہے اور ان پر روا رکھے جانے والے ظلم سے متاثر ہوتا ہے۔

3۔ **شعورِ شیعی:** ایک شیعہ مودتِ اہل بیتؑ کا قائل ہے، ان سے محبت رکھتا ہے، ان کی مصیبت کو اپنی مصیبت سمجھتا ہے اور کربلا جیسی عظیم مصیبت پر غم منانا اپنے لئے فرضِ اولین اور باعث ثواب سمجھتا ہے۔

4۔ **شعورِ ولائی:** ولی کے مقام اور ولایت کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے ولی کے درد کو جانتا ہے، اس کے مقصد کو سمجھتا ہے، اسے معلوم ہے حسین علیہ السلام کا درد کیا تھا؟ حسینؑ کا مقصد کیا تھا؟

یہ شعور حریمِ ولایت میں داخل ہونے کے بعد حاصل ہوتا ہے۔ اہل بیتؑ کا محرم بننے کے بعد پیدا ہوتا ہے۔ شعورِ ولائی اس کو حاصل ہوتا ہے جو معصومینؑ کے نقشِ قدم پر اپنا قدم رکھے۔

وہ صرف اس لئے نہیں روتا کہ حسین علیہ السلام بھوکے اور پیاسے شہید کردیئے گئے۔ اس کا اصل غم یہ نہیں کہ نبی کے نواسے کو مسلمانوں نے شہید کردیا بلکہ اس کا غم یہ ہے کہ ہدایت کا چراغ بجھ گیا اور کوئی اس کے نور سے استفادہ نہ کرسکا، دنیا ظلم وفساد کے دریا میں غرق ہوگئی، سفینۂ نجات **هل من ناصر** کی صدائیں لگاتا رہا اور کوئی اس میں سوار نہ ہوسکا۔

شعور ولائی رکھنے والا محبّ ہی حسینؑ کے غم کو سمجھ سکتا ہے۔ وہی جانتا ہے کہ حسینؑ کا درد کیا تھا؟

امام حسین علیہ السلام خود ہادی دین تھے، ان کا غم یہ تھا کہ دین پر عمل نہیں ہورہا، سنت مردہ اور بدعتیں زندہ ہورہی ہیں:

الا و ان السُّنّة قد اُميتتْ و ان البدعة قد اُحييتْ

حسینؑ کا درد یہ تھا کہ یزید جیسا فاسق وفاجر اُموی مسلمانوں کا خلیفہ قرار پایا تھا:

اِنّا لِلّٰه و اِنّا اليه راجعون اذ بليت الامة براع مثل يزيد.

یزید سے اس کی بری صفات کی وجہ سے متنفر تھے:

يزيد رجل شارب الخمر و قاتل النفس المحترمة و معلن بالفسق.

کیوں کہ خود بافضیلت انسان تھے:

نحن اهل بيت النبوة و معدن الرسالة و مختلف الملائكة و مهبط الوحى ..

اس لئے اس کے خلاف قیام کو ضروری سمجھتے تھے:

مثلی لا یبایع مثله

شعور ولائی کے ساتھ عاشوراء کو دیکھنے کے لئے اس کی کامل معرفت اور مختلف پہلوؤں سے کربلا کا جاننا ضروری ہے۔

اس کے لئے ایک تاریخی تحلیل وتجزیہ کیا جانا چاہئے جس میں وہ اسباب معلوم ہوسکیں جن کی وجہ سے امامؑ کے لئے یہ قیام کرنا زمان ومکان کے لحاظ سے ناگزیر ہوگیا تھا۔ کربلا کا اخلاقی وتربیتی تجزیہ وتحلیل بھی ہونا چاہئے تاکہ یہ معلوم ہوسکے کہ وہ عوامل کون سے ہیں جس میں (اجتماعی حوالے سے) ایک معاشرہ ایسی پستی پر جاپہنچتا ہے اور (انفرادی حوالے سے) وہ کون سی ذاتی صفات ہیں کہ جو انسان کو ایسی ذلت سے دوچار کرتی ہیں کہ انسان ایک باشرف خاندان کے بافضیلت انسان کا خون بہانے پر تیار ہوجاتا ہے۔ اسی طرح ایک ولائی شعور رکھنے والے کو یہ بھی معلوم ہونا چاہئے کہ سیاسی حالات کس مقام پر پہنچ گئے تھے کہ امامؑ کے پاس اپنی اور اپنے اصحاب کی شہادت کے علاوہ کوئی چارہ نہ رہ گیا تھا۔ اس قیام سے امامؑ کا مقصد کیا تھا؟ امامؑ اس مقصد میں کامیاب ہوئے یا نہیں؟

یہ تینوں موضوعات بہت زیادہ تفصیل طلب ہیں۔ لیکن ہم مختصر الفاظ میں صرف کربلا کا اخلاقی وتربیتی تجزیہ پیش کریں گے۔

کربلا کا اخلاقی و تربیتی تجزیہ

ابھی تو وہ لوگ زندہ ہیں جنہوں نے اہل بیت علیہم السلام کی فضیلتوں کو خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے؛ ابوسعید خدری، انس بن مالک، عبداللہ بن عباس، جابر بن عبداللہ انصاری، عبداللہ بن زبیر، عبداللہ بن عمر وغیرہ ابھی عرصۂ حیات میں ہیں جنہوں نے اپنی آنکھوں سے حسینؑ کو آغوشِ رسولؐ میں ہمکتے دیکھا اور اللہ کے آخری رسولؐ کو خود یہ کہتے سنا ہے کہ

☆ **حسين منى وانا من حسين**

☆ **ان الحسين مصباح الهدىٰ و سفينة النجاة**

☆ **احبّ الله من احبّ حسيناً**

بہیمانہ ترین سلوک اس عظیم ترین انسان امام حسینؑ کے ساتھ رکھا گیا جو اپنے دور میں خدا کا نمائندہ اور اللہ کا ولی تھا۔ وہ اپنی عظمت، فضیلت اور حقانیت کے باوجود صرف چند گنتی کے لوگوں کو جمع کرسکا اور مدمقابل ہزاروں لوگ آگئے۔ یہ کیسے ممکن ہوا؟! ایسا کب ہوتا ہے؟!

ایک معاشرہ کن عوامل کے سبب ایسی پستی پر جاپہنچتا ہے کہ نہ صرف ولیٔ خدا کا ساتھ چھوڑ دے، اس کے صدائے استغاثہ پر لبیک نہ کہے بلکہ اس کا پاکیزہ ترین اور عظیم ترین خون بہانے پر بھی تیار ہوجائے۔

ہم ان وجوہات اور اسباب کو دو حصوں میں تقسیم کرسکتے ہیں:

الف: اجتماعی اسباب　　　ب: انفرادی اسباب

﴾الف۔ اجتماعی اسباب﴿

ضربت علیھم الذلة و المسکنة ...(سورہ بقرہ۔۷۱)

اب ان پر ذلت اور محتاجی کی مار پڑ گئی اور وہ غضب الٰہی میں گرفتار ہو گئے۔ یہ سب اس لئے ہوا کہ یہ لوگ آیات الٰہی کا انکار کرتے تھے اور ناحق انبیاء خدا کو قتل کر دیا کرتے تھے۔ اس لئے کہ یہ سب نافرمان تھے اور ظلم کیا کرتے تھے۔ جن برائیوں کی وجہ سے سن ۶۱ ہجری کا معاشرہ فاسد ہوا، ان میں سے چند ایک یہ ہیں:

۱۔ دین سے دوری

۲۔ ولایت سے دوری

۳۔ علم سے دوری (جہالت)

۴۔ عدالت سے دوری (ظلم وستم)

﴾ 1۔ دین سے دوری: ان الدین عند اللّٰہ الاسلام ﴿

دین... جو کہ راہ ورسم زندگی سکھانے آیا تھا۔ جس کی پیروی کمال پر پہنچانے کی ضامن تھی... اس سے دوری ذلت کا سبب بن گئی۔

چنانچہ امامؑ کا خطاب یہی ہے:

ان السنة قد امیتت و ان البدعة قد احییت

بیضہ کے مقام پر امام کا خطاب:

یا ایّھا الناس ان رسول اللّٰہ ﷺ قال:...

اے لوگو! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص کسی ظالم حاکم کو دیکھے جو اللہ کے حرام کئے ہوئے کو حلال بنا رہا ہو، خدا سے کئے ہوئے عہد و پیمان کو توڑ رہا ہو، رسول اللہ کی سنت کی مخالفت کرتا ہو اور اللہ کے بندوں کے ساتھ ظلم وستم سے پیش آتا ہو اور (یہ شخص) ایسے حاکم کو دیکھنے کے باوجود اپنے عمل یا اپنے قول سے اس کی مخالفت نہ کرے تو اللہ کو حق ہے کہ اس (خاموش اور بے عمل شخص کو اسی ظالم کے ہمراہ عذاب میں مبتلا کرے۔

اے لوگو! جان لو کہ ان لوگوں (بنی امیہ) نے شیطان کی اطاعت اختیار کر لی ہے اور رحمٰن کی اطاعت کو ترک کر دیا ہے، فتنہ وفساد کو رواج دیا ہے اور اللہ کی حدود (احکامِ الٰہی) کو معطل کر دیا ہے۔ (خاندانِ نبوت سے مختص) مال کو اپنے لئے مخصوص کر لیا ہے، اللہ کی طرف سے کئے گئے حرام کو حلال میں اور اللہ کی طرف سے قرار دیئے گئے حلال کو حرام میں تبدیل کر دیا ہے اور میں (ان مفسدوں کے مقابلے میں اسلامی معاشرے کی رہبری کا) زیادہ حقدار ہوں۔"

دینی تعلیمات کا اس دور میں اس طرح سے مذاق اڑایا گیا کہ راہ ورسم زندگی کو تبدیل کر دیا گیا۔ سادگی اور قناعت ختم، سونے اور چاندی کے برتنوں میں کھانا کھانا معمول، قیمتی لباس اور زیورات پہننا عادت، سود خوری ذہانت، لہو ولعب محافل کی زینت اور شراب نوشی عام ہو گئی تھی یہاں تک کہ ولید بن عتبہ نے شراب پی کر صبح کی نماز چار رکعت پڑھائی اور محراب میں شراب کی قے بھی کی۔

ایک بار معاویہ نے اپنے لیے ایک عالیشان محل (کاخ الخضراء) تعمیر کروایا اور جناب ابوذر علیہ السلام سے اس کے بارے میں پوچھا کہ

کیسا ہے؟ حضرت ابوذر نے جواب دیا: "اگر تو نے اس محل کو خدا کے مال سے تعمیر کیا ہے تو خیانت کی ہے اور اگر اپنے مال سے تعمیر کیا ہے تو اسراف کیا ہے۔ دونوں صورتوں میں خدا کے حکم کی مخالفت کی ہے۔"

خلافت جو کہ خدمت اور عدالت کا منصب تھا، ملوکیت میں تبدیل ہو کر مال اندوزی، اقرباء پروری اور ظلم کا عہدہ بن گیا۔

خلافت وملوکیت میں مولانا مودودیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر کو اپنے آخری دور میں یہ احساس ہونا شروع ہو گیا تھا کہ خلافت ملوکیت میں تبدیل ہو رہی ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ نے اپنے رشتہ داروں میں سے صرف حضرت علیؑ کو ذمہ داری سونپی تھی باقی کسی نے اپنے رشتہ داروں کو کوئی ذمہ داری نہ دی لیکن حضرت عثمان رفتہ رفتہ اس پالیسی سے ہٹتے گئے اور اپنے رشتہ داروں کو بڑے بڑے عہدے دیئے۔ افریقہ کے مال غنیمت کا پورا خمس (5 لاکھ دینار) مروان کو دے دیا۔

﴾ 2۔ ولایت سے دوری: ﴿

ولی وامام کی درج ذیل ذمہ داریاں ہیں:

- ☆ دین کی حفاظت کی ذمہ داری۔ **انا نحن نزلنا الذکر و انا له لحافظون .**
- ☆ امت کی ہدایت **وجعلناھم ائمة یھدون بامرنا**
- ☆ سیاسی واجتماعی حاکمیت **اطیعوا اللّٰہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم**

ولایت کی اہمیت کا اندازہ سورۂ مائدہ کی آیت بلغ سے لگایا جا سکتا ہے جس کے مطابق اگر اعلانِ ولایت نہ کیا جائے تو گویا کارِ رسالت انجام ہی نہیں دیا گیا اور ایک روایت میں ارشاد ہوا ہے: **امام یعنی ان الامام زمام الدین و نظام المسلمین و صلاح الدنیا و عز المومنین** (امام دین کی زمام، مسلمانوں کا نظام، دنیا کی مصلحت اور مومنین کے لئے عزت ہے)

اس امامت اور ولایت کے ساتھ درج ذیل طریقوں سے جنگ کی گئی:

الف۔ جعلی حدیثوں کے کارخانے لگائے گئے۔

ب۔ دین کو سیاست سے جدا کیا گیا۔

ج۔ ائمہ پر سب وشتم کو واجب قرار دیا گیا۔

د۔ منصب حکومت سے کھیلا گیا۔ (ابوسفیان اپنی اولاد سے کہتا ہے **یا بنی امیه تلقفوھا تلقف الکرة** اے اولاد بنی امیہ خلافت کی گیند سے کھیلو اور ایک دوسرے کو پاس دو)(

﴾ 3۔ علم سے دوری (جہالت): ﴿

معاویہ نے قرآن پڑھنے سے منع نہیں کیا، قرآن سمجھنے سے منع کیا۔ چنانچہ جب اس نے قرآن کی تفسیر کرنے سے منع کیا تو ابن عباس نے اس سے پوچھا کہ کیوں تفسیر نہ کریں۔

معاویہ نے کہا کہ اگر کوئی تفسیر سننا چاہتا ہے تو صرف مجھ سے سنے۔

یعنی وہ ابن عباس جس کو رسول ﷺ نے تفسیر کی اجازت دی ہو، وہ تفسیر نہ کرے لیکن معاویہ جیسا جاہل تفسیر کرے۔

۴۔عدالت سے دوری:

معاویہ نے ایک لشکر تیار کیا اور اس کے سپہ سالار کو حکم دیا کہ جاؤ فرات کی پٹی پر اپنی دہشت بٹھاؤ۔ جو تمہارا ہم عقیدہ نہ ہو اس کا سر تن سے جدا کر دو تا کہ اہل عراق ہماری مخالفت کی جرأت نہ کر سکیں۔ اور معاشرہ عدل سے خالی رہے۔

﴿ب: انفرادی اسباب﴾

معاشرے کے بعض افراد میں ایسی صفات پیدا ہو جاتی ہیں کہ جس کے بعد وہ ولی اللہ کا پاکیزہ ترین خون بہانے سے بھی دریغ نہیں کرتے، مرد تو مرد، خواتین اور بچوں کو بھی تیر ستم سے شکار کرنے میں ذرہ برابر نہیں چوکتے۔ کربلا کے مجرموں کو دیکھتے ہوئے وہ چند صفات یہ ہو سکتی ہیں:

1۔خدا سے دوری

2۔شیطان کا غلبہ

3۔دنیا کی محبت

4۔موت کا خوف

﴿1۔خدا سے دوری﴾

سورۂ حشر آیت ۱۹ میں ارشاد ہوتا ہے کہ فاسق لوگ اللہ کو فراموش کر دیتے ہیں۔ **ولا تکونوا کالذین نسوا اللہ فانسٰھم انفسھم اولئک ھم الفاسقون.**

خدا فراموشی کے اثرات:

۱۔خود فراموشی:

فانسٰھم انفسھم۔ خدا فراموشی کی وجہ سے وہ اپنے آپ کو بھلا بیٹھتے ہیں۔

امام خمینیؒ اس آیت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جو خدا کو بھول جائے خدا اس کو اس کے حال پر چھوڑ دیتا ہے۔

۲۔قرآن سے غفلت:

خدا فراموشی باعث بنتی ہے کہ انسان کتاب زندگی یعنی قرآن سے غافل ہو جائے۔

امام خمینیؒ کی آنکھوں میں درد ہوا تو ڈاکٹر نے کہا کہ آپ قرآن نہ پڑھیں ورنہ بینائی کو نقصان پہنچے گا۔ تو آپؒ نے کہا کہ، آنکھیں قرآن پڑھنے ہی کے لئے تو چاہئیں۔

یا علامہ اقبالؒ کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ اتنا قرآن پڑھتے تھے کہ قرآن کے صفحات آنسوؤں سے بھیگ جاتے تھے۔

۳۔نماز میں سستی:

نماز کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ جب جناب جعفر طیار ہجرت حبشہ سے واپس آئے تو اسی دن خیبر فتح ہوا تھا۔ رسول اللہ نے ان کو دیکھا تو فرمایا نہیں معلوم خیبر کی فتح پر خوش ہوں یا جعفر کی آمد پر۔ جعفر مجھ سے ہے اور میں جعفر سے۔

پھر آپؐ نے جناب جعفر سے فرمایا: ''غنائم خیبر موجود ہیں، جو چاہے لے لو'' پھر فرمایا: ''جعفر تمہیں اختیار ہے چاہے غنائم لے لو یا نماز۔''

یہ جناب ابوطالبؑ کی تربیت کا نتیجہ تھا کہ ان کے بیٹے نے نماز کا انتخاب کیا۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں ایک مخصوص نماز کی تعلیم فرمائی جو نماز جعفر طیار کے نام سے مشہور ہے۔ امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں مجھے جو بھی مشکل پیش آتی ہے میں اسی نماز (جعفر طیار) سے اس پر قابو پاتا ہوں۔

۴۔گناہ کی طرف تیزی سے جانا:

نماز سے دوری: **ان الصلوٰۃ تنھیٰ عن الفحشاء والمنکر.** پھر اس کے لئے چھوٹے بڑے گناہ میں کوئی فرق نہیں رہتا۔

۵۔حق وباطل کی پہچان کا ختم ہو جانا:

جب گناہ آسان ہو جائے اور بڑھ جائے تو نوبت یہاں تک پہنچ جاتی ہے کہ ولی خدا کا خون بھی بہانے پر تیار ہو جاتے ہیں۔

﴿2۔شیطان کا غلبہ﴾

چنانچہ امامؑ نے لشکرِ یزید سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: **استحوذ علیکم الشیطان** یعنی شیطان تم پر غالب آچکا ہے۔

شیطان جن راستوں سے غلبہ کرتا ہے، ان میں سے چند یہ ہیں:

۱۔کینہ: امام حسین علیہ السلام نے فوجِ اشقیاء سے سوال کیا کہ میرا جرم کیا ہے؟ تو کہا گیا: **بُغضاً لأبیکَ** آپ کے باپ سے کینہ اور بغض۔

۲۔گناہ کو خوبصورت بنا کر پیش کرنا: شیطان کا دوسرا حربہ یہ ہے کہ وہ گناہ کو خوبصورت بنا کر پیش کرتا ہے۔

۳۔تسویف یعنی نیکی کو ٹالنا: اکثر کبھی انسان کے سامنے نیکی کی راہ کھل جاتی ہے لیکن وہ یہ سوچ کر کہ اس نیکی کو کل انجام دوں گا، اس پر عمل کرنے سے ہمیشہ کے لئے محروم ہو جاتا ہے۔

﴿3۔دنیا کی محبت﴾

یا ایھا الذین آمنوا ان وعد اللہ حق فلا تغرَّنَّکم الحیوٰۃ الدنیا۔

دنیا کی محبت ایک ایسا عامل ہے جو ان لوگوں کو حق سے دور رکھ سکتی ہے جو بظاہر دین دار ہوں، شیطان کی دسترس سے بھی دور ہوں لیکن دنیا مال، مقام، شہرت، خواہشات کی پیروی اسے اس مقام پر لے جائیں کہ وہ باطل کا حامی اور حق کا دشمن بن جائے۔ یہاں تک کہ ولی خدا کا خون بھی بہانے پر تیار ہو جائے۔ یزیدی فوج دنیا پرستی کے اس عامل سے متاثر کرداروں سے لبریز ہے۔ ہم صرف عمر سعد کو بطور نمونہ پیش کرنے پر اکتفاء کرتے ہیں۔

عمر سعد ابتداء میں اچھا انسان تھا۔ لیکن رفتہ رفتہ دنیا پرستی اس کے دل میں گھر کرتی چلی گئی اور پھر شہر ری کی حکومت نے اسے اس مقام پر لا کھڑا کیا کہ اس فوج کا سپہ سالار بنا جو نواسۂ رسول کا خون بہانے کے لیے تیار کی گئی تھی۔ (تفصیل حسینؑ بن علیؑ مدینہ تا کربلا ص ۲۹۳)

4۔موت کا خوف

کبھی کبھار انسان دنیا بھی نہیں چاہتا لیکن موت کا خوف اور جینے کی آرزو اسے حق کی حمایت سے دور رکھتی ہے۔کربلا میں بھی اس عامل نے بہت سوں کو حق کی حمایت سے دور رکھا۔عبید اللہ بن حر جعفی تاریخ کربلا کا ایک کردار ہے جس کے پاس امامؑ دعوت دینے خود گئے ہیں۔لیکن امامؑ کو جواب دیتا ہے:

''مجھے یقین ہے جو کوئی بھی آپ کے حکم کی تعمیل کرے گا وہ ابدی سعادت اور فلاح پائے گا لیکن آپ کو قسم دے کر کہتا ہوں کہ مجھے اس کام سے معاف رکھیے کیوں کہ مجھے موت سے خوف آتا ہے۔'' (امام حسین مدینہ تا کربلا۔ص۱۹۳)

اسی طرح مسلم بن عوسجہ وقتِ شہادت امام حسینؑ کی جانب اشارہ کرتے ہوئے حبیب بن مظاہر سے کہتے ہیں: اوصیکم بھذا الرجل میں تمہیں اس شخص کی (حفاظت کی) وصیت کرتا ہوں۔

ہاں عزادارو! یہ کچھ عوامل تھے جو واقعۂ کربلا کا باعث بنے۔امام حسینؑ نے تاریخ کی مظلوم ترین قربانی پیش کی، اپنا پاک ترین خون راہِ حق میں بہا دیا، اپنے شجاع ترین جوانوں اور اصحاب کی جانوں کا نذرانہ خدا کی بارگاہ میں دے دیا، اہلِ بیتؑ کی اسیری کا دکھ برداشت کیا تاکہ انسان غفلت سے بیدار ہو جائے، دین کا پابند ہو کر ولایت کے قدم پر قدم رکھے، علم کی شمعیں اپنے دلوں میں روشن کر کے ظلم و ستم سے بیزاری کا اظہار کرے۔امامؑ نے یہ سب کچھ اس لیے برداشت کیا کہ آنے والے اور "حسینؑ حسینؑ" کرنے والے عزادار خدا کا قرُب حاصل کریں، شیطان کے جال سے محفوظ رہیں، اس عارضی اور فانی دنیا کی محبت میں گرفتار نہ ہوں اور ہمیشہ موت کی آرزو کریں۔اس لیے کہ امامت ہی اس دنیا کو کمال پر پہنچائے گی۔حسینؑ نے انسانی ضمیر کو جھنجوڑنے کے لیے قربانی دی تاکہ انقلاب مہدیؑ کے لیے فضا سازگار ہو سکے۔حسینؑ نے ''ھل من ناصر'' کی صدا بلند کی تاکہ فرزندِ حسینؑ مہدیؑ تنہا نہ رہ جائیں۔

یاد رہے! آج بھی وہ اجتماعی اور انفرادی اسباب موجود ہیں،

وقت کا حسینؑ آج بھی تنہا ہے۔

وہ ھل من ناصر کی صدائیں لگا رہا ہے لیکن لوگ دنیا سے اپنے حصے کی وصولی میں مصروف اور شیطان کی چراگاہ بنے ہوئے ہیں......اگر ایسا نہ ہوتا تو ہمارے امامؑ آج پردۂ غیبت میں موجود نہ ہوتے۔

سید الشہداء علیہ السلام پر کیوں رونا چاہئے؟

سید الشہداء علیہ السلام پر گریہ کرنا، ائمہ ہدیٰ اور امامِ مظلوم کی خدمت میں گلستانِ معرفت کی آبیاری شمار ہوتا ہے۔ہر قطرۂ اشک ولایتِ امیر المومنینؑ کی حفاظت، حمایت، اطاعت اور دفاع کی خاطر ائمہ طاہرینؑ سے تجدیدِ عہد شمار ہوتا ہے۔

امام حسینؑ خود ایک حدیث میں فرماتے ہیں: انا قتیل العبرۃ... یعنی میں مقتولِ اشک ہوں۔۔۔کوئی مومن مجھے یاد نہیں کرے گا مگر یہ کہ اشک بہائے گا۔

امام خمینیؒ۔۔۔کہ جن کی گفتار و کردار کلامِ الٰہی کے شفاف سرچشمہ اور سنت و سیرت رسولؐ سے لبریز ہے اور وہ امامت و ولایت کے

سچے پیروکار تھے۔۔عاشوراء کے عظیم انقلاب اور عزاداریٔ سید الشہداءؑ کی عظمت کے بارے میں انتہائی اہم اور بے نظیر باتیں کہی ہیں۔ان کے چند نمونے پیشِ خدمت ہیں:

امام خمینیؒ علاوہ ازیں کہ سید الشہداءؑ پر عزاداری کو افضل ترین عبادت سمجھتے ہیں، امامؑ کی عزاداری اور انقلابِ اسلامی پر اس کے اثرات کے بارے میں فرماتے ہیں:

''اس محرم کو زندہ رکھو۔ہمارے پاس جو کچھ ہے اسی محرم سے اور ان مجلسوں سے ہے۔ہماری تبلیغی مجالس بھی اسی محرم سے ہے۔اگر یہ وعظ و نصیحت کی مجالس نہ ہوتیں، یہ عزاداری نہ ہوتی اور غم کے یہ اجتماعات نہ ہوتے تو ہمارا ملک کبھی کامیاب نہ ہوتا۔سب نے پرچمِ امام حسینؑ کے نیچے قیام کیا۔۔''

ایک اور مقام پر فرماتے ہیں:

''اگر یہ مجلسیں نہ ہوتیں اور اگر سینہ زنی و نوحہ خوانی کے یہ دستے نہ ہوتے تو ۱۵ خرداد کا واقعہ پیش نہ آتا۔۔۔''

(۱۵ خرداد کا دن انقلابِ اسلامی کے دور کا ایک اہم ترین دن اور سنگِ میل ہے جب دینِ اسلام کی حفاظت کی خاطر لاکھوں لوگ ایران کی سڑکوں پر نکل آئے تھے اور شاہ کی افواج کی فائرنگ سے ہزاروں لوگ شہید ہو گئے تھے)

''کوئی طاقت ۱۵ خرداد کو وجود میں نہیں لا سکتی تھی سوائے خونِ سید الشہداءؑ کے۔۔۔''

اسی طرح سے امام خمینیؒ ظالم طاقت کے زوال اور ملت اسلامیہ کے نظم و ضبط میں سید الشہداءؑ پر گریہ کے اثرات کے بارے میں فرماتے ہیں:

''ہم وہ ملت ہیں جس نے اسی گریہ کی مدد سے ڈھائی ہزار سالہ طاقت کو ملیامیٹ کر دیا۔تاریخ کے ہر دور میں یہ مجالس عزا تمام اسلامی ممالک میں ایک نظم دہندہ رہی ہے۔''

عزاداریٔ انبیاء و ائمہ طاھرین علیھم السلام کی نظر میں

کھیعص کی تاویل:

سعد بن عبد اللہ اشعری کہتے ہیں: ''میں نے امام زمانؑ سے پوچھا: ''کھیعص کی تاویل کیا ہے؟''

فرمایا: ''یہ حروف ایک راز ہے جو خدا نے حضرت زکریا کو بتایا تھا۔وہ چاہتے تھے کہ پنجتن آل عباؑ سے واقف ہو جائیں جو جبرئیلؑ نے انہیں بتائے تھے۔جب کبھی جناب زکریاؑ ان ناموں کو اپنی زبان پر جاری کرتے ان کا حزن و اندوہ دور ہو جاتا۔لیکن حسینؑ کا نام زبان پر آتے ہی اشک جاری ہو جاتے اور دل غم سے بوجھل ہو جاتا۔ایک دن انہوں نے خدا سے عرض کی۔''دل کی اس تسکین اور آنسوؤں کی برسات کا سبب کیا ہے؟''

خدا نے فرمایا: ''کاف' سے سرزمین کربلا کی جانب اشارہ ہے اور 'ہا' خانوادۂ رسولؐ کی شہادت کی نشانی ہے، 'یاء' کا اشارہ قاتلِ

حسینؑ کی طرف ہے جس کا نام یزید ہے اور 'عین' سے مراد عطش (پیاس) ہے اور 'صاد' اس کے صبر و استقامت کی علامت ہے۔''

جب حضرت زکریاؑ کو یہ معلوم ہوا تو تین روز تک مسجد میں مقیم رہے اور کسی سے ملاقات نہ کی۔ اس دوران تنہائی میں امام حسینؑ پر گریہ کرتے اور مرثیہ پڑھتے رہے۔ اس کے بعد خدا سے عرض کیا: ''خدایا مجھے ایک بیٹا عطا کرتا کہ میں اس کا غم اٹھاؤں اور آخری نبی کے ساتھ ہمدردی کروں۔''

چنانچہ خدا نے حضرت یحییٰ ان کو عطا کئے جو اپنے زمانے کے طاغوت کے ہاتھوں دردناک ترین انداز میں شہید ہوئے۔ (احتجاج طبرسی)

نبی اکرمؐ کی لعنت:

امام حسینؑ کی ولادت کے دو سال بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک مرتبہ عازمِ سفر ہوئے۔ راستے میں ایک مقام پر ٹھہر گئے اور روتے ہوئے فرمانے لگے: ''انا للہ وانا الیہ راجعون''۔ جب لوگوں نے اس عمل کی وجہ دریافت کی تو فرمایا: ''ابھی جبرئیلؑ نے مجھے ایک علاقے کی اطلاع دی ہے جو نہر فرات کے کنارے واقع ہے اور اس کا نام کربلا ہے۔ میرا فرزند حسینؑ (فاطمہؑ کا بیٹا) اس سرزمین پر مارا جائے گا۔''

عرض کیا: ''اسے کون قتل کرے گا؟''

فرمایا: ''ایک شخص جس کا نام یزید ہوگا۔ خدا اس پر لعنت کرے! گویا میں اس مقام کو دیکھ رہا ہوں جہاں حسینؑ کی روح پرواز کر جائے گی اور اسے دفن کیا جائے گا۔'' (اللھوف فی قتلی الطفوف)

امام حسینؑ کا گریہ:

امام حسینؑ امام حسنؑ کی زندگی کے آخری لمحات میں ان کے پاس پہنچے اور بہت گریہ کیا۔ امام حسنؑ نے فرمایا: ''کیوں رو رہے ہو؟''

جواب دیا: ''آپ کی حالت دیکھ کر!''

امام حسنؑ نے فرمایا: ''میں زہر سے مارا جاؤں گا لیکن تیرے دن جیسا تو کوئی دن نہیں ہے کہ تیس ہزار بظاہر مسلمان ۔۔ اور حقیقتاً کافر ۔۔ تیرے گرد جمع ہو جائیں گے تاکہ تجھے قتل کر دیں اور تیرے حرم اور خاندان کی بے احترامی کریں۔ پھر انہیں قیدی بنا کر تیرے خیموں کو لوٹ لیں۔ اس موقع پر خدا بنو امیہ پر لعنت بھیجے گا اور اس ہولناک مصیبت پر آسمان گریہ کرے گا۔ نہ صرف آسمان بلکہ زمین و زمان تم پر روئیں گے یہاں تک کہ وحشی جانور اور دریاؤں کی مچھلیاں بھی۔'' (بحارالانوار ج ۴۵)

سوزِ امام سجادؑ:

امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں: ''سانحہ کربلا کے بعد امام سجادؑ بیس سال تک روتے رہے۔ جب کھانا آپ کے سامنے رکھا جاتا تو آپؑ گریہ فرماتے۔ ایک دن ایک غلام نے پوچھا: ''میں آپ کے قربان جاؤں! مجھے خوف ہے کہ اس حالت میں آپ کی زندگی کو خطرہ لاحق ہوسکتا ہے۔''

امامؑ نے فرمایا: ''میں اپنا غم خدا کے سامنے پیش کرتا ہوں (یعنی تم اس حقیقت کو سمجھنے سے قاصر ہو کہ میں اسے بیان کروں) اور میں

وہ باتیں جانتا ہوں جو تم لوگ نہیں جانتے۔ جب اولادِ فاطمہؑ کا مقتل مجھے یاد آتا ہے تو میری آنکھیں اشکوں سے لبریز ہو جاتی ہیں۔''
(بحارالانوار ج ۴۶)

غم انگیز دن:

ایک دن امام سجادؑ نے علمدار کربلا حضرت عباسؑ کے بیٹے عبیداللہ کو دیکھا تو آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ فرمایا:

''جنگ اُحد سے بڑھ کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے سخت دن کوئی اور نہیں تھا کیونکہ اس دن آپؐ کے چچا اور خدا و رسولؐ کے شیر شہید ہوئے۔ اس کے بعد جنگ موتہ کا دن تھا کہ جب آپؐ کے چچازاد بھائی حضرت جعفر طیار شہید ہوئے۔ لیکن ہمارے لئے عاشور سے بڑھ کر سخت دن کوئی نہیں کہ تیس ہزار افراد جمع ہوئے تاکہ میرے بابا سید الشہداء کو شہید کر دیں اور اپنے اس گھناؤنے فعل کے ذریعے قربِ خدا کی تمنا کریں؛ جب کہ آپؑ انہیں نصیحت اور موعظہ بھی کر رہے تھے اور انہیں خدا یاد دلا رہے تھے، لیکن انہوں نے دشمنی اور ستم روا رکھتے ہوئے میرے بابا کو قتل کر دیا۔'' (بحارالانوار ج ۴۴)

امام حسینؑ کا زوار، اہلبیتؑ کا ہم نشیں:

امام باقرؑ نے فرمایا: ''جو شخص چاہتا ہے کہ اس کا مقام بہشت بریں ہو، وہ زیارتِ مظلوم کو ترک نہ کرے۔'' (بحارالانوار ج ۱۰۱)

شاعر کی حوصلہ افزائی:

جب جعفر بن عفان طائی نے حسینؑ بن علیؑ کے بارے میں شعر اور مرثیہ کہا تو امام جعفر صادقؑ نے فرمایا:

''اے جعفر! خدا کی قسم جس گھڑی تم حسینؑ کا مرثیہ پڑھ رہے تھے، خدا کے فرشتے اس کے گواہ اور سننے والے تھے۔ وہ بھی ہماری طرح رو رہے تھے۔ خدا نے تیرے لئے جنت کو لازم کر دیا اور تجھے بخش دیا۔'' (وسائل الشیعہ ج ۱۰)

عاشوراء کی یاد کے لئے امام کاظمؑ کی تدبیر:

امام موسیٰ کاظمؑ ایسے ماحول میں زندگی گزار رہے تھے کہ آپؑ سے عزاداری حسینؑ کو برپا کرنے کا اختیار چھین لیا گیا تھا۔ لیکن امامؑ نے مناسب موقع پا کر لوگوں کی نگاہوں کو کربلا کی جانب مبذول کرایا۔ ایک سال نوروز کے دن ہارون الرشید نے امامؑ کو پیشکش کی کہ سیاسی اور فوجی افسران آپ سے ملنے آئیں گے۔ امامؑ نے انکار کیا لیکن ہارون الرشید نے سخت اصرار کے بعد امامؑ کو مجبور کر دیا۔ تمام سیاسی اور فوجی افسران آپ کی خدمت میں باریاب ہوئے اور ہر ایک نے ہدیہ بھی پیش کیا۔ اس دوران ایک بوڑھا حاضر ہوا اور کہنے لگا: ''میں غریب آدمی ہوں اور کوئی ہدیہ نہیں دے سکتا لیکن آپؑ کے جد، حسینؑ کے بارے میں میرے والد نے ایک مرثیہ کہا تھا اس کے چند اشعار پیش کرتا ہوں۔'' امامؑ نے اس کا بہت استقبال کیا اور اپنے نزدیک بٹھایا۔ ملاقاتیں ختم ہوئیں تو امامؑ نے ہارون کے اہلکار، جسے ہارون نے نگرانی کے لئے بٹھایا تھا، سے فرمایا: ''ہارون کے پاس جاؤ اور ان تحائف کے بارے میں معلوم کرو کہ کیا کرنا ہے؟'' وہ جا کر واپس آیا اور کہنے لگا: ''آپ کو ان تحائف میں اختیار حاصل ہے۔'' چنانچہ امامؑ نے وہ سارے تحائف اس شخص کو دے دیئے جس نے امام حسینؑ کا مرثیہ سنایا تھا اور اس طرح امامؑ نے انقلابِ حسینی کی پاسداری میں اہم کردار ادا کیا۔ (نفس المھموم، شیخ عباس قمیؒ)

حرم حسینی:

امام علی نقیؑ اپنے زمانے کے گھٹن آلود ماحول میں اپنے جد، حضرت امام حسینؑ ، کے لئے علی الاعلان عزاداری برپا نہیں کر سکتے تھے۔لیکن عاشورائی افکار کو پھیلانے کے لئے ہر مناسب موقع سے فائدہ اٹھاتے تھے۔آپؑ نے ایک شخص کو جو امام حسینؑ کی زیارت کے لئے جا رہا تھا، فرمایا:''اس عظیم مقام پر میرے لئے دعا کرنا؛ کیونکہ میں یہ پسند کرتا ہوں کہ تم میرے ایسے مقام پر دعا کرو کہ جہاں پر خدا کو دعا کرنا پسند ہے، اور امام حسینؑ کا حرم ایسی ہی ایک جگہ ہے۔'' (بحار الانوار ج ۱۰۱)

امام زمانؑ کی مناجات:

امام زمانؑ سید الشہداؑ کے غم میں فرماتے ہیں:

''اگر زمانے نے مجھے دور کر دیا ہے اور تقدیرِ الٰہی نے مجھے آپؑ کی مدد سے روک لیا ہے اور میں آپؑ کے ساتھ مل کر آپؑ کے دشمنوں سے جنگ نہیں کر سکا ہوں، تو ہمیشہ آپ کے مصائب پر گریہ وزاری کرتا رہوں گا اور آنسوؤں کی جگہ اپنی آنکھوں سے خونِ دل بہاؤں گا، یہاں تک کہ ان مصائب کے درد اور رنج و غم سے اپنی جان جان آفرین کے سپرد کر دوں۔ (بحار الانوار ج ۱۰۱)

سید الشہداءؑ پر گریہ کے خواص اور ثواب

۱۔ امام مظلومؑ پر رونا، نبی اکرمؐ، ائمہ معصومین اور انبیاء و مرسلین اور ملائکہ مقربین نیز بندگانِ صالح کی پیروی و تأسی ہے کہ ان سب نے سید الشہداؑ پر گریہ کیا ہے۔

۲۔ امام حسینؑ پر گریہ کرنا، حکمِ معصوم کی اطاعت ہے اور روزِ قیامت وہ ائمہ کے ساتھ ان کے درجے میں ہوگا۔

۳۔ امامؑ پر گریہ کرنا گناہوں کی بخشش کا سبب ہے۔

۴۔ امامؑ پر گریہ کا ثواب اندازے سے بڑھ کر ہے۔

۵۔ سید الشہداء علیہ السلام پر گریہ کرنا امام زمانؑ کی غیبت کے دور کا ایک اہم ترین فرض ہے۔

۶۔ امام حسینؑ پر گریہ کرنا اس حدیث شریف کا مصداق ہے کہ ''یحزنون لحزننا''یعنی ہمارے شیعہ اہلبیتؑ کے غم میں مغموم ہوتے ہیں۔

۷۔ جو شخص سید الشہداء علیہ السلام پر اس طرح گریہ کرے کہ اس کے چہرے پر آنسو جاری ہو جائیں، خدا اسے جنت میں ایسے غرفے عطا کرے گا جس میں وہ ہمیشہ رہے گا۔

۸۔ گریہ کرنے والا موت کے وقت زیارتِ اہلبیت سے مسرور و شادمان ہوگا اور ملک الموت اس کے لئے ماں سے زیادہ مہربان ثابت ہوگا۔

سید الشہداء علیہ السلام پر گریہ کے دوسرے خواص میں درج ذیل باتوں کی جانب اشارہ کیا جا سکتا ہے:

سید الشہداء کے ہم صحبت ہونا، جناب رسول اللہ اور بی بی زہرا سلام اللہ علیہا کی شفاعت سے بہرہ مند ہونا، روزِ قیامت رونے

سے بچنا، قبر کا پُرنور ہونا، دو ہزار حج، دو ہزار عمرے اور دو ہزار غزوات میں شرکت کا ثواب، بی بی زہرا، امام حسن اور امام حسین علیہم السلام کے ساتھ بہشت میں داخل ہونا، حکومتِ مہدیؑ کے دوران گریہ کرنے والے کی رجعت، گریہ کرنے والے کو سو شہیدوں کا ثواب ملنا، خدا کے نزدیک سب سے بڑی عبادت۔ اس کے علاوہ بکاء (گریہ کرنا)، تباکی (گریہ کی حالت بنانا) اور ابکاء (رلانا) کے بارے میں بھی بہت سی روایات آئی ہیں۔

نیز یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ امامؑ پر گریہ کرنا۔۔۔مذہبِ تشیع کی بقاء اور حقیقی اسلام کی حفاظت، شعائر اللہ کی تعظیم، احکامِ دین کی ترویج، دینِ اسلام کی تبلیغ، اللہ کے رسولؐ سے حسنِ سلوک، آپؐ کی خوشنودی کا باعث، اجرِ رسالت کی ادائیگی، اہلبیت رسولؐ سے مودت و محبت، قساوتِ قلب کی دوری، دل کا نور، بندگی کی جانب واپس لوٹنا، انسان کی بیداری، لوگوں کے اندر تبدیلی کا پیدا ہونا، مومن کے ایمان کی علامت، مومنین کے درمیان باہمی اتحاد، یگانگت اور تعاون اور ایک عظیم قربانی کے سامنے فرض کی ادائیگی ہے۔

یہ عظیم اور بے شمار اجر اللہ تعالیٰ نے امام حسینؑ پر رونے اور عزاداری کرنے والے کے لئے قرار دیئے ہیں۔

دعا گو ہیں!۔۔کہ خدایا یا امام ہمیں اس غم کو معرفت کے ساتھ سمجھنے اور قرآنی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی سعادت عطا فرمائے اور ہماری اِن محنتوں کو ہمارے فقر و فاقہ کے دن کے لئے ذخیرہ قرار دے۔اس کے ساتھ شکریہ ادا کریں گے ماہنامہ طاہرہ میگزین کا جنھوں نے اِس مقالے کے لئے ہمارے ساتھ تعاون کیا۔

شیعیانِ حیدر کرار اور محبانِ اہلبیت کے رخساروں پر نظر آنے والے نشانِ اشک اہلبیت عصمت و طہارت کے ساتھ ان کے عشق و ارادت کا مظہر اور محبت معصومین سے لبریز سینے کی علامت ہے۔۔اشکِ شوق، اشکِ فراق، اشکِ سوگ و ہمدردی۔

امید ہے کہ ہم عاشوراء کے لہو رنگ قیام کی اصل ماہیت اور امام حسینؑ کے حقیقی پیغام کو سمجھ سکیں اور اہلبیت علیہم السلام کے سچے محبّ اور شیعہ بن جائیں، حسینی قرار پائیں، حسینی رہیں اور حسینی مریں۔آمین!

حوالہ جات:

بحار الانوار، العبقری الحسان، الخصائص الحسینیہ، مصباح کفعمی، وسائل الشیعہ، مکیا ل المکارم، خصال صدوق، سورۂ شوریٰ، قیامِ عاشوراء در کلام و پیام امام خمینیؒ، قرب الاسناد، البکاء، مستدرک الوسائل.

سوالنامہ

سوال نمبر۱: کربلا ظلم وزبردستی کو سہنے کا نام نہیں بلکہ .... کی کلائی مروڑنے کا نام ہے۔

(الف) ظالم (ب) مظلوم (ج) دوست

سوال نمبر۲: ولی کے مقام اور ولایت کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے ولی کے درد کو جاننے والے کو کیا کہتے ہیں؟

(الف) شعور انسانی (ب) شعورِ ولائی (ج) شعور اسلامی

سوال نمبر۳: مولا حسینؑ کا اصل غم کیا تھا؟

(الف) انھیں شہید کردیا گیا (ب) سنت مردہ اور بدعتیں زندہ ہورہی ہیں (ج) بچوں کو پانی نہیں مل سکا

سوال نمبر۴: جنہوں نے اہل بیت علیہم السلام کی فضیلتوں کو خود رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے ان کے نام۔

(الف) ابوسعید خدری، انس بن مالک، عبداللہ بن عباس،

(ب) جابر بن عبداللہ انصاری، عبداللہ بن زبیر، عبداللہ بن عمر

(ج) "الف" اور "ب" دونوں

سوال نمبر۵: حضرت عثمان نے اپنے رشتہ دار "مروان" کو افریقہ کے مال غنیمت کا کتنا حصہ دیا؟

(الف) پورا خمس (5 لاکھ دینار) (ب) آدھا خمس (2.5 لاکھ دینار) (ج) 1 لاکھ دینار

سوال نمبر۶: یہ قول کس نے نقل کیا ہے؟

"اے لوگو! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص کسی ظالم حاکم کو دیکھے جو اللہ کے حرام کئے ہوئے کو حلال بنا رہا ہو، (یہ شخص) ایسے حاکم کو دیکھنے کے باوجود اپنے عمل یا اپنے قول سے اس کی مخالفت نہ کرے تو اللہ کو حق ہے کہ اس (خاموش اور بے عمل) شخص کو اسی ظالم کے ہمراہ عذاب میں مبتلا کرے۔"

(الف) امام حسینؑ (ب) رسول اللہ ﷺ (ج) حضرت علیؑ

سوال نمبر۷: ولید بن عتبہ نے شراب پی کر صبح کی نماز کتنی رکعت پڑھائی اور محراب میں شراب کی قے بھی کی؟

(الف) دو رکعت (ب) پانچ رکعت (ج) چار رکعت

سوال نمبر۸: معاویہ نے اپنے لیے ایک عالیشان محل خیانت اور اسراف سے تعمیر کروایا اُس محل کا نام کیا ہے؟

(الف) (کاخ الخضراء) (ب) (سرائے خضراء) (ج) (جنت الماویٰ)

سوال نمبر۹: ایک روایت میں ارشاد ہوا۔ (امام دین کی زمام، مسلمانوں کا نظام، دنیا کی مصلحت اور .... کے لئے عزت ہے)

(الف) منافقین (ب) مومنین (ج) "الف" اور "ب" دونوں

سوال نمبر۱۰: کون اپنی اولاد سے کہتا ہے: اے اولادِ بنی امیہ خلافت کی گیند سے کھیلو اور ایک دوسرے کو پاس دو۔

(الف) یزید (ب) ابوسفیان (ج) معاویہ

سوال نمبر۱۱: کہا جاتا ہے کہ وہ اتنا قرآن پڑھتے تھے کہ قرآن کے صفحات آنسوؤں سے بھیگ جاتے تھے۔

(الف) قائداعظم (ب) میرانیس (ج) علامہ اقبالؒ

سوال نمبر۱۲: یہ آیت مصداق ہے "ان الصلوٰۃ تنھیٰ عن الفحشاء والمنکر"

(الف) نماز سے دوری (ب) روزے سے دوری (ج) حج سے دوری

سوال نمبر۱۳: "استحوذ علیکم الشیطان "یعنی شیطان تم پر غالب آچکا ہے۔ یہ جملہ کس کا ہے

(الف) حضرت علیؑ کا معاویہ سے (ب) امام حسینؑ کا یزید سے (ج) امام حسنؑ کا معاویہ سے

سوال نمبر۱۴: عمر سعد ابتداء میں اچھا انسان تھا پھر کونسی حکومت نے اسے اس مقام پر لا کھڑا کیا کہ وہ فوج کا سپہ سالار بنا اور نواسۂ رسول کا خون بہانے پر تیار ہوگیا؟

(الف) شہری (ب) مدینہ منورہ (ج) کوفہ

سوال نمبر۱۵: تاریخ کربلا کا وہ کونسا ایک کردار ہے جس کے پاس امامؑ خود دعوت دینے خود گئے ہیں لیکن اُس نے حق بات ماننے سے انکار کردیا؟

(الف) عمر ابن سعد (ب) حُرملا (ج) عبیداللہ بن حر جعفی

سوال نمبر۱۶: سیدالشہداء امام حسینؑ نے قربانی اس لئے دی تا کہ .... کے لیے فضا سازگار ہوسکے۔

(الف) آنے والی نئی نسل (ب) انقلاب مہدیؑ (ج) کربلا سے شام تک کا سفر

سوال نمبر ۱۷: امام حسینؑ کے اس جملہ کے معنی کیا ہیں؟ :انا قتیل العبرة...

(الف) یعنی میں مقتولِ اشک ہوں (ب) یعنی میں مظلوم ہوں (ج) یعنی میں ہی قیام کروں گا

سوال نمبر ۱۸: امام خمینیؒ: اگر یہ وعظ ونصیحت کی مجالس نہ ہوتیں، یہ عزاداری نہ ہوتی اورغم کے یہ اجتماعات نہ ہوتے تو کیا چیز کبھی کامیاب نہیں ہوتی؟

(الف) ہمارا ملک (ب)ہمارا شہر (ج)ہمارا دنیا

سوال نمبر ۱۹: امام خمینیؒ: ہم وہ ملت ہیں جس نے اسی گریہ کی مدد سے کتنی سالہ طاقت کو ملیامیٹ کردیا؟

(الف) دوہزارسالہ (ب) ڈھائی ہزارسالہ (ج) تین زارسالہ

سوال نمبر ۲۰: **کھیعص** میں "ہ" سے کیا مراد ہے؟

(الف) کربلا (ب)عطش (پیاس) (ج) خانوادہ رسولؐ

سوال نمبر ۲۱: سانحہ کربلا کے بعدامام سجاد کتنے سال تک روتے رہے؟

(الف) دس سال (ب) بیس سال (ج) پچاس سال

سوال نمبر ۲۲: یہ جملہ کس کا ہے: ''جوشخص چاہتا ہے کہ اس کا مقام بہشت بریں ہو، وہ زیارتِ مظلوم کوترک نہ کرے۔'' (بحارالانوار ج۱۰۱)

(الف) امام باقرؑ (ب) امام سجادؑ (ج) حضرت عباسؑ

سوال نمبر ۲۳: امام موسیٰ کاظمؑ نے کس بات پر سارے تحائف اُس غریب آدمی کودئے تھے؟

(الف) غریب تھا (ب)غم حسین میں مرثیہ سنایا تھا (ج) ہارون رشید کا حکم تھا

سوال نمبر ۲۴: واقعہ کربلا پرآنسوؤں کی جگہ اپنی آنکھوں سے خونِ دل بہاؤں گا یہ جملہ کس کا ہے

(الف) امام زمانہؑ (ب) امام سجادؑ (ج) امام باقرؑ

تکمیل خواہش برائے

زیارتِ چہاردہ معصومین علیہ السلام

صلوٰت

السلام علیک یا اباصالح المہدی

شعور ولائی کے ساتھ عاشوراء کو دیکھنے کے لئے اس کی کامل معرفت اور مختلف پہلوؤں سے کربلا کا جاننا ضروری ہے۔کربلا کے قیام اورسید الشہداء علیہ السلام کے افکار سے متعلق مومنین ومومنات بالخصوص نوجوان طبقہ کے لئے "المہدی ایجوکیشنل سوسائٹی" کی جانب سے انعامی مقابلے کا انعقاد کیا جارہا ہے۔جس میں سوالنامے کے درست جوابات دینے والے پانچ افراد کوایک ہزار روپے مالیت کے انعامات دئے جائیں گے جبکہ دیگر بیس افراد کوبھی بذریعہ قرعہ اندازی اعزازی سے نوازا جائے گا۔

اس سلسلے میں چند گذارشات پیش خدمت ہیں۔

- جوابات ارسال اور جمع کرانے کی آخری تاریخ 10 نومبر 2011 ہے۔
- ہرسوال کے نیچے ۳ جوابات ہیں جن میں سے ایک صحیح ہے لہذا صرف صحیح جواب کے خانے میں نشان لگائیں۔
- فارم کومکمل اورصاف ستھرا پر کریں۔سوالنامہ ہماری ویب سائٹ سے یا ہمارے مراکز سے حاصل کر سکتے ہیں۔
- تقسیم انعامات ۲۰ نومبر بروز اتوار بعدنماز مغربین امامیہ امام بارگاہ میں منعقد کیا جائے گا۔
- ایک سے زائد نشان کی صورت میں جواب نامہ منسوخ کردیا جائے گا۔
- مقابلہ میں شامل ہونے کی کی فیس مبلغ ۲۰ روپے ہے۔
- کوپن کی فوٹو کاپی بھی قابل قبول ہے۔

ہمارے مراکز

- دانشگاہ النجف (جعفرطیار)
- حسن علی بک (جعفرطیار)
- کمیل جرنل اسٹور (منظورصاحب - 417)
- المہدی میڈیا اینڈ کلچرل سینٹر (عون ومحمد چوک)
- انی کمیونیکیشن (مہاجر چوک)
- پیام اسلامی ثقافتی مرکز
- طاہراز ، نجفی کیسٹ لائبریری (سولجر بازار)

فہرست

- اشک وگریہ کے معنی وتشریح
- کربلا کا اخلاقی وتربیتی تجزیہ
- انفرادی واجتماعی اسباب
- عزاداریٔ انبیاء وائمہ طاہرین علیہم السلام کی نظر میں
- سیدالشہداؑء پرگریہ کے خواص اورثواب

نوٹ: المہدی ایجوکیشنل سوسائٹی کی جانب سے بالخصوص نوجوانوں کے لئے ہفتہ وارتربیتی وفکردروس امامیہ امام بارگاہ میں فوراًبعد نماز مغربین (قبل از زیارت) منعقد کئے جاتے ہیں جس میں دلچسپ موضوعات پر مختلف علمائے کرام اور ڈاکٹرز خطاب کرتے ہیں اس کے علاوہ میڈیا کی بڑھتی ہوئی صورتحال کو مدنظر رکھتے ہوئے آوٹ ڈور لیکچرز بھی منعقد کئے جاتے ہیں (علاوہ ماہ محرم الحرام)